ایک مہاجر فی سبیل اللہ کا سفر آخرت

مولانا محمد ابراہیم خلیل بن مولانا خلیل صاحب ؒ

ماہ جون ۱۹۲۷ء کو سرزمین ہندوستان کی خوبصورت ترین، صحت افزاء، مرغزار ریاست کشمیر کی حسین ترین ''وادی گریز'' کے قصبہ وان پورہ میں حاجی حبیب اللہ مرحوم کے گھر مستقبل میں ستارہ کی طرح چمکنے والی ہستی نے آنکھ کھولی، جو ہزاروں علماء، صلحاء، اتقیاء، کا علمی وعملی وروحانی گہوارہ بنا، جس کو اہل جہاں مولانا محمد خلیل صاحب کے نام سے جانتے ہیں، آپ کے اپنے فرزندار جمند کو عصری تعلیم کے لئے اسکول بھیجا، جہاں آپ نے نویں جماعت تک اپنا تعلیمی سلسلہ جاری رکھتے ہوئے دینی تعلیم کے شوق میں اس سلسلے کو منقطع کردیا، اسکول کے زمانہ میں بھی آپ کا ذوقِ دین، توجہ الی اللہ غالب تھی، حتیٰ کہ اپنے ہم سبق ساتھیوں کو صوم وصلوٰۃ کی پابندی پر آمادہ کیئے رکھتے اور خود نمازِ پنجگانہ کے ساتھ ساتھ تہجد، واشراق ودیگر نوافل کا بھی لڑکپن سے اہتمام تھا، آپ اپنے خداداد کمالات وصفاتِ حسنہ کی وجہ سے اپنے بڑوں کی آنکھوں کا تارہ تھے، تحصیل علم کیلئے اولاً فیصل آباد کا سفر کیا، قیام فیصل آباد میں خیر المدارس ملتان کا شہرہ سنا، تو مفتی زین العابدین صاحب رحمہ اللہ سے مولانا خیر محمد صاحب رحمہ اللہ کے نام رقعہ لے کر داخلہ کے لئے خیر المدارس تشریف لے گئے۔

۱۹۵۴ء تا ۱۹۶۰ء کا زمانہ خیر المدارس میں قیام کر کے قرآن وحدیث کے علوم سے سند فراغ حاصل کی، دورانِ تعلیم ایک وقت کا کھانا میسر تھا، باقی بھوک کا ازالہ سبزی فروشوں سے ناقابل فروخت سبزی و پھل لے کر کرتے، طالب علمی کے معمولات میں رات کے اخیر حصہ میں تہجد اور مطالعہ کا معمول تھا، اساتذہ کرام میں سے حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ (بانی ومہتمم خیر المدارس وخلیفۂ اجل حضرت تھانوی رحمہ اللہ) ومفتی عبداللہ ڈیروی رحمہ اللہ (رئیس دارالافتاء خیر المدارس وخلیفہ حضرت مدنی فاضل دیوبند) وسائیں طور شاہ صاحب (خلیفہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ) کی بطور خاص خدمت فرماتے، اپنی گزربسر کے لئے قریب کی مسجد میں امامت کرتے رہے، صرف ایک مرتبہ چھ ماہ بعد ایک پیالہ دودھ کی پیشکش ہوئی اور بس۔ علاوہ ازیں جمعہ کے روز سوا کیں پیچ کر ہفتہ کے خرچ کا قدرے انتظام ہوجاتا، حضراتِ اساتذہ

کرام ومخدومین عظام کی دعاؤں کی بدولت وفاق کا امتحان درجہ علیا میں پاس فرمایا۔

دوران تعلیم تبلیغی معمولات، شب جمعہ کا معمول رہتا، جس میں کمی نہ فرماتے، اپنے ساتھ دیگر رفقاء کو بھی تبلیغی معمولات میں شامل فرماتے، دوران طالب علمی دوشوق موجزن تھے۔(۱)......امیر التبلیغ مولانا محمد یوسف صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرنا۔(۲)......پیدل جماعت کے ساتھ حج بیت اللہ کی سعادت۔

درسیات کی تکمیل کے متصلاً بعد حضرت مولانا محمد احسان الحق صاحب دام مجدہم (استاد الحدیث مدرسہ رائے ونڈ وخلیفہ حضرت شیخ رحمہ اللہ) کی مشایعت میں نظام الدین کا سفر فرمایا اور پہلی دلی حسرت کہ حضرت جی رحمہ اللہ کے دست حق پرست پر بیعت سے قلبی تسکین پائی، اور مدرسہ کاشف العلوم نظام الدین میں ۳ ماہ تدریس بھی فرمائی، اس سفر میں اپنے وطن جانے کا عزم مصمم تھا، جس کے انتظار میں نظام الدین ٹھہرے، مگر ویزانہ ملنے کی وجہ سے اپنے وطن کشمیر نہ جاسکے اور سہ ماہی قیام کے بعد واپس ہوئے، پھر ۱۹۶۲ء تا ۱۹۶۴ء پیدل جماعتوں کے ساتھ پاکستان کے مختلف علاقوں سے گزر کر حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی، اس سہ سالہ سفر میں افریقہ، حبشہ، تنزانیہ، مسقط، کویت وغیرہ ممالک میں دعوت کی محنت دل لگی وجانفشانی کے ساتھ سرانجام دی اور تین حج متواتر فرمائے۔ سفرحج سے واپسی پر مدرسہ عربیہ رائے ونڈ میں تدریسی خدمات سونپی گئیں اور مرکز کے اعمال آپ کے حصہ میں آتے رہے، قیام رائے ونڈ کے دوران مولانا خیر محمد رحمہ اللہ ریل سے اسٹیشن پر گزرتے، رائے ونڈ اتر جاتے، اور فرماتے کہ مولوی خلیل سے ملاقات کر کے جاؤں گا، اور ایسا بارہا ہوا۔

قیام رائے ونڈ کے دوران پاکستان کے امیر اول رفیق ومعتمد خاص مولانا محمد الیاس صاحب، حضرت الحاج محمد شفیع قریشی صاحب رحمہ اللہ (بانی ومتولی زکریا مسجد) کے مطالبہ پر آپ کو خدمات زکریا مسجد راولپنڈی کے لئے ۱۹۶۸ء میں بھیج دیا گیا۔ آپ قریشی صاحب رحمہ اللہ کی توجہات خاصہ کا مرکز ہوتے ہوئے حضرت قاضی عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ (خلیفہ حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری رحمہ اللہ وحضرت شیخ رحمہ اللہ) جھاڑیاں والے کی خصوصی نظر میں تھے، انہوں نے آپ کی خاطر حضرات اکابرین رائے ونڈ سے مدرسہ عربیہ کا قیام منظور کروایا، چنانچہ جنوری ۱۹۶۹ء میں مسجد کے متصل کمرہ میں آپ نے تین طلبہ سے مدرسہ کا افتتاح فرمایا، مدرسہ کے جائزہ ودیگر امور کی نگرانی کے لئے اساتذہ رائے ونڈ تشریف لاتے رہے اور تاحال تشریف لاتے ہیں اور یہ سلسلہ ان شاء اللہ جاری رہے گا۔

مدرسہ کے ابتدائی سالوں میں طلبہ کے لئے اشیائے خوردونوش سبزی وپھل اپنے دوش مبارک پر رکھ کر اپنے عزیز طلبہ کے لئے لاتے اور ۲۵ طلبہ تک اپنے گھر سے کھانا تیار کرواتے رہے، آپ میں حب جاہ نام کو نہ تھی اور اس سے طبیعت بہت گھبراتی، مشاغل دنیویہ کے قریب جانے کو بھی ناپسند سمجھتے، فرماتے کہ علماء کے دو کام ہیں: تعلیم وتعلم، دعوت وتبلیغ۔

آپ کی شبانہ روز محنت نے اس مدرسہ عربیہ کو ملکی سطح پر عظیم درسگاہ کے مقام تک پہنچایا، تین طلبہ سے شروع ہونے والے مدرسہ میں اس وقت تین صد ملکی وغیر ملکی طلبہ زیر تعلیم ہیں، جہاں وہ موقوف علیہ درجہ مشکوٰۃ شریف تک تعلیم حاصل

کررہے ہیں، ۱۵؍اساتذہ جو آپ کے تلامذہ ہیں، مصروف کار ہیں، اور بیس کے قریب شاخیں آپ کی محنت سے آپ کے تلامذہ کی نگرانی میں کام کررہی ہیں، جس کا تاج آپ کے سر ہے۔

۱۹۷۰ء میں آپ کو حضرت شیخ مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ کے قیام راولپنڈی کے دوران کبار علماء ومشائخ کو نماز جمعہ پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی جس کے بارے میں آپ فرماتے کہ اللہ نے مجھے ''واجعلنا للمتقین اماما'' کا شرف بخشا۔

کتب صرف ونحو وفقہ وادب عربی وفارسی، ترجمہ قرآن کریم، درس حدیث آپ کے زیر درس رہیں، اخیر پانچ سال مشکوٰۃ ثانی کا درس دیتے رہے اور وفات سے ۲۵ روز قبل تک تدریس کا یہ مبارک سلسلہ جاری رکھا، پھر مرض کی شدت نے اجازت نہ دی، آپ کی عند اللہ مقبولیت کے لئے صرف اتنا لکھنا کافی سمجھوں گا کہ آپ کو زندگی بھر بذریعہ خواب صلحاء بکثرت دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام آتے رہے اور اخیر سال بلکہ چند ماہ قبل سلام کے ساتھ تمام انبیاء، صحابہ، تابعین، تبع تابعین، فقہاء ومحدثین، مجتہدین رحمہم اللہ کی طرف سے جزائے خیر کے مژدے بھی آئے، جس پر بے حد مطمئن ومسرور ہوا کرتے تھے کہ بحمد للہ میرا ۶۳ سالہ دین کی خدمت کا سفر ٹھکانہ لگ گیا۔

اخیر ایام بلڈ کینسر کے موذی مرض میں گزارے، مگر کبھی شدت مرض کا اظہار نہ فرمایا، رائے ونڈ اجتماع میں شرکت کے لئے بضد تھے، خدام نے جب نہ لے جانے پر اصرار کیا تو آبدیدہ ہوگئے، اس پر بندہ نے عرض کیا کہ میں آپ کو اجتماع میں لے جاؤں گا، اس پر بہت فرحت وخوشی کا اظہار فرمایا، بحمد للہ بندہ کے ذریعہ اس الوداعی اجتماع میں تمام اکابرین سے فرداً فرداً ملاقات کرنے کی توفیق میسر ہوگئی، اس پر بہت خوش تھے، بالآخر دین کا وہ طالب علم جس نے ۶۳ سال اپنی زندگی کے اس مبارک سفر میں گزارے تھے اور اخیر ایام میں گھر صرف ۱۵ منٹ تک گزارتے تھے کہ پھر مدرسہ لے جانے کا فرماتے، آپ کا بعمر مبارک ۸۵ برس ۱۴ محرم ۱۴۳۲ھ، ۲۱ دسمبر ۲۰۱۰ء بروز منگل بوقت مغرب اپنی دینی درسگاہ سے جنازہ اٹھا۔

جان کر منجملہ خاصانِ محفل مجھے　　　مدتوں رویا کریں گے ساغر و پیمانہ مجھے

نماز جنازہ حضرت مولانا محمد احسان الحق صاحب دام مجدہم نے پڑھائی۔

اللھم لاتحرمنا اجرہ ولاتفتنا بعدہ۔ اللھم اجرنا فی مصیبتنا ، واخلفنا خیر امنہ ۔

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ محض فقہی کتابوں کے جزئیات یاد کرلینے سے انسان فقیہ یا مفتی نہیں بنتا، میں نے ایسے بہت سے حضرات دیکھے ہیں، جنہیں فقہی جزئیات ہی نہیں ان کی عبارتیں بھی ازبر تھیں، لیکن ان میں فتویٰ کی مناسبت نظر نہیں آئی، وجہ یہ ہے کہ درحقیقت فقہ کے معنیٰ ''سمجھ'' کے ہیں اور فقیہ وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے دین کی سمجھ عطا فرمادی ہو اور یہ سمجھ محض وسعت مطالعہ یا فقہی جزئیات یاد کرنے سے پیدا نہیں ہوتی، بلکہ اس کے لئے کسی ماہر فقیہ کی صحبت اور اس سے تربیت لینے کی ضرورت ہے۔ [مجالس مفتی اعظمؒ]